بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسۡمِ اللهِ وَ اَلۡحَمۡدُ لله. وَالصَّلاَةُ وَالسّلاَمُ عَلَى رَسُوۡلِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَمَنۡ وَّالَاه.

أَمَّا بَعۡدُ:

27: منہج السلف میں بعض قاعدے- تیسرا قاعدہ

کن سلفیاً علی الجادۃ لشیخ الامام العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے۔ ہم بیان کر رہے تھے چند قاعدے منہج سلفی میں اور آج کی نشست میں ہم تیسرے قاعدے کے تعلق سے بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"قاعدة في أن مدار الدين على العلم النافع والعمل الصالح"(قاعدہ کہ دین کا دارو مدار علم نافع اور عمل صالح پر ہے)۔ دین کا دارو مدار دو چیزوں پر قائم ہے یہ دو چیزیں ہیں تو دین ہے یہ دو چیزیں نہیں ہیں تو پھر دین نہیں ہے ان میں سے ایک نہ ہو پھر بھی دین نہیں ہے تو دو چیزوں کا ہونا لازمی ہے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں "إن دين الإسلام مداره على العلم النافع والعمل الصالح"(بے شک دین اسلام کا دارو مدار، دین اسلام کا وجود، دین اسلام کا قیام ان دو چیزوں پر ہے "على العلم النافع والعمل الصالح")۔

یہ علم نافع اور عمل صالح کیا ہے اس تعلق سے چند اہم باتیں جاننے کی کوشش کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله والصلاح منحصر في نوعين"(پوری دنیا میں اور آخرت کی (الصلاح مطلقاً ہے یعنی صلاح دو چیزوں میں منحصر ہے) اگر آپ صلاح چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی فلاح چاہتے ہیں، دنیا اور آخرت کا کسی قسم

کی خیر چاہتے ہیں تو وہ دو چیزوں پر منحصر ہے تیسری چیز نہیں ہے)''في العلم النافع والعمل الصالح''(علم نافع میں اور عمل صالح میں)''وقد بعث الله محمداً صلى الله عليه وسلم بأفضل ذلك''(اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر محمد بن عبداللہ قریشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان دو چیزوں کے ساتھ افضل ترین طریقے سے)۔یعنی علم نافع اور عمل صالح ہر نبی لے کر آیا ہے ہر رسول لے کر آیا ہے کیونکہ نبی نے (علیہم الصلاۃ والسلام) ہمیشہ اصلاح کی ہے دنیا اور آخرت کی کامیابی کا پیغام لے کر آئے ہیں اپنے ربّ کی طرف سے اور سب سے افضل پیغام جو خاتم ہے نبوات کا سابقہ رسالات کا جو سب سے افضل علم نافع عمل صالح ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت میں یہ دو چیزیں شامل کر دی ہیں اور یہی دین اسلام کی بنیاد ہیں۔''وهو''(یہ دو چیزیں کیا ہیں)''الهدى ودين الحق''(ہدیٰ ہے اور دین حق ہے)''ليظهره على الدين كله..''(تاکہ سارے ادیان پر اسے ظاہر اور غالب کردے)۔

دین اسلام ہر دین پر غالب ہے ہر دین پر ظاہر ہے کیونکہ یہ واحد دین حق ہے باقی سارے کے سارے ادیان باطل ادیان ہیں لوگوں کے خود ساختہ ادیان ہیں اور ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتا چلوں میں ''الیہود''یہودیت یہ وہ دین ہے جسے لوگوں نے بنایا ہے یہودیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ دین نہیں ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19)(بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں دین اسلام ہی ہے (اسلام کے سوا کوئی دین نہیں ہے))۔سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ایک ہی دین ہے یعنی سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا دین کیا تھا؟سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا؟سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاہ والسلام کا؟سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا اِن سے پہلے ؟اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین بھی اسلام ہی ہے۔

تو پھر یہودیت اور نصرانیت کیا ہے؟﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا﴾ (البقرۃ:62)۔یہ ھادو کیا ہے یہود اور ھادو میں فرق ہے کہ نہیں؟ ھادو یعنی أناب''رجعوا إلى الله سبحانه وتعالي''۔ھادو یہودیوں بنی اسرائیل

کو کہا گیا ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ جو لوگ ہیں اِن میں ذکر کیا ہے ﴿الَّذِينَ هَادُوا﴾ بعض لوگوں نے سمجھا کہ یہ یہودی ہیں۔ مراد وہی لوگ ہیں لیکن یہودیت کوئی دین نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ نصاریٰ قرآن مجید میں ہے وہ لوگ ہیں جنہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی نصرت کی ہے نصاریٰ کہا گیا ہے لیکن نصرانیت دین نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام ہی تھا۔ سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا دین اسلام، سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا دین اسلام۔

تو یہودیت کہاں سے آئی ؟ جب لوگوں نے تورات کو تبدیل کیا تو پھر وہ اسلام سے یہودیت بن گیا۔ جب ان ہی بنی اسرائیل میں سے سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل نہ کیا اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر جو کتاب نازل ہوئی جو انجیل نازل ہوئی اس میں بھی تحریف پیدا کی تو پھر وہ نصرانیت میں تبدیل ہو گیا۔ دین تو اسلام ہی تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور جب ان دونوں نے دین اسلام کو قبول نہیں کیا تو پھر وہ یہودی رہے وہ نصرانی رہے اور مسلمان مسلمان رہے دین اسلام پر قائم رہے۔

اور آج بھی وہ مسلمان جو دین اسلام کے خلاف عمل کر رہے ہیں کلمہ توحید خاص طور پر عقیدے کی بات میں کر رہا ہوں جو بدعۃ مکفرۃ ہو رہی ہے امت میں وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہے دین حق ہے جو بھی اس میں تبدیلی پیدا کرتا ہے وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے (میں بدعۃ مکفرۃ کی بات کر رہا ہوں بدعۃ غیر مکفرۃ کی بات نہیں کر رہا تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ بدعۃ غیر مکفرۃ بھی اس میں شامل ہے)۔ قرآن مجید کی اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت فرمائی ہے لفظ کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا حرف کو تبدیل کوئی نہیں کر سکتا معنی تبدیل ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ اور لوگ قرآن مجید کی تبدیلی اس میں تحریف معنی کے اعتبار سے کر رہے ہیں (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس شر سے محفوظ فرمائے اور شر والے کے ہر شر سے محفوظ فرمائے (آمین))۔

الغرض تو شیخ صاحب فرماتے ہیں" وهو الهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله فالهدى العلم النافع"(ہدیٰ کیا ہے؟ علم نافع ہے)" ودين الحق العمل الصالح"(اور دین حق کیا ہے؟ عمل صالح ہے)۔ یہ کلام تھا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

" وقال رحمه الله"(شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا دوسری جگہ پر)" فأهل السنة والجماعة"(پس اہل سنت والجماعت) " المتبعين للسلف الصالح"(جو سلف صالح کی اتباع کرنے والے ہیں)" لايتكلمون في شيء من الدين"(دین میں کسی بھی چیز کے تعلق سے بات نہیں کرتے)" إلا تبعاً لما جاء به الرسول صلى الله عليه وسلم"(اِلا اس چیز کے تعلق سے بات کرتے ہیں دین میں جو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں اس کی اتباع کرتے ہوئے)" اتباعاً للكتاب والسنة"(قرآن اور سنت کی اتباع کرتے ہوئے)" وأما أهل البدع"(اور اہل بدعت کیا کرتے ہیں)" فلا يعتمدون على الكتاب والسنة"(ان کا اعتماد کتاب اور سنت پر نہیں ہے ان کی بنیاد کتاب اور سنت نہیں ہے)" وآثار السلف الصالح"(اور نہ ہی سلف صالح ان کے آثار ہیں (اُن کے اقوال وافعال))۔

"آثار السلف" یہ وہ آثار وہ اقوال یاافعال ہیں سلف صالحین، صحابہ کرام، تابعین، اتباع التابعین بہترین زمانے کے لوگوں کے جنھوں نے قرآن اور صحیح حدیث کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے پھر اس کے بارے میں کچھ کہا ہے اور کچھ کیا ہے یہ آثار ہیں سلف صالحین کے جن کی اتباع کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اگر اہل بدعت کی یہ پہچان ہے جیسے پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کئی مرتبہ کہ وہ قرآن اور سنت پر اعتماد نہیں کرتے اور نہ ہی سلف صالحین کے افعال پر اعتماد کرتے ہیں تو اعتماد تو کرنا ہی ہے نااُن کی کچھ بنیاد تو ہو گی جس کی بنیاد پر وہ اپنے دین کو قائم کر رہے ہیں (اہل بدعت کا دین وہ ہے جس پر وہ عمل کر رہے ہیں ناوہ بھی تو دین پر عمل کر رہے ہیں نااُن کے نزدیک یہی دین حق ہے) تو ظاہر ہے انہوں نے اپنے دین کی کوئی بیس (base) کوئی بنیاد بنانی تھی کہ نہ بنانی تھی؟ جب قرآن اور سنت نہ رہی جب آثار سلف الصالحین نہ رہے تو پھر کچھ تو رہنا تھا نا تو کیا رہا شیخ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما أهل البدع فلا يعتمدون على الكتاب والسنة وآثار السلف الصالح وإنما يعتمدون على العقل واللغة والفلسفة"(توانہوں نے اعتماد کس چیز پر کیا بنیاد کس چیز کو بنایا؟ عقل کو لغت کو اور فلسفے کو (سبحان اللہ))۔ کہاں قرآن اور سنت اور آثار سلف صالحین ہیں یہ تین اور کہاں پر عقل لغت اور فلسفہ ہے یہ تین کوئی مقابلہ ہے دونوں کا؟!

میرے بھائی یہاں پر وحی ہے قرآن اور سنت صحیح حدیث معصوم ہے اور اجماع سلف (صحابہ کا اجماع) آثار سلف سے مراد کیا ہے؟ جن مسائل پر اُن کا اجماع ہوا۔ اجماع معصوم ہے کہ نہیں؟ (سبحان اللہ)۔ اور کہاں پر عقل، لغت، فلسفہ یہ بھی معصوم ہیں کیا؟! کوئی مقابلہ ہے! اب دیکھیں اہل سنت کیوں غالب رہتے ہیں ہمیشہ دلیل البرہان کیوں اُن کے پاس ہمیشہ رہتا ہے؟ کیونکہ ان کی بنیاد مضبوط ہے۔ جس کی بنیاد مضبوط ہے اس کا قول بھی مضبوط ہے اس کا فعل بھی مضبوط ہے اس کا عقیدہ بھی مضبوط ہے اس کا ایمان بھی مضبوط ہے اس کا تقویٰ بھی مضبوط ہے اس کی زندگی مضبوط ہے اس کی آخرت بھی مضبوط ہے۔

اور جس کی بنیاد ہی کمزور ہے اس کا ایمان کیسا ہے اس کا تقویٰ کیسا ہے؟! اس کا قول کیسا ہے اس کا عمل کیسا ہے؟! اس کی دنیا کیسی ہے اس کی آخرت کیسی ہے؟! (سبحان اللہ)۔ جو عقل کو اپنی بنیاد بناتے ہیں ٹھوکر عقل سے کھاتے ہیں، جو لغت کو اپنی بنیاد بناتے ہیں ٹھوکر لغت سے کھاتے ہیں اور جو فلسفے کو اپنی بنیاد بناتے ہیں وہ ٹھوکر فلسفے سے ہی کھاتے ہیں۔ آج دیکھ لیں کہ جس نے بھی عقل کی بات کی منطق کی بات کی فلسفے کی بات کی کتنی بڑی غلطیاں کر چکا ہے اور کتنی بڑی غلطیاں کر رہے ہیں۔ شاید اگر آپ کسی بچے سے جو پرائمری کلاس کا بچہ ہے اس سے پوچھتے وہی سوال عقیدے کے تعلق سے کلمہ توحید کے تعلق سے جس سوال کے جواب میں بعض دعاۃ بڑی خوفناک اور خطرناک اور سنگین غلطیاں کر رہے ہیں تو بچے سے غلطی نہ ہوتی۔ وجہ کیا ہے؟ کہ بنیاد ہے، بچہ ابھی خاص طور پر یہاں پر جو گورنمنٹ کے اسکول ہیں سعودی عرب میں ان کی بنیاد مضبوط بنائی جا رہی ہے، اگرچہ میں نے بھی پڑھا تھا پہلے اور بھی پڑھ رہے ہوں گے یا پڑھتے ہوں گے ہم پڑھتے تھے پاس ہونے کے لیے۔ بچہ اسکول میں کیوں جاتا ہے؟ کیا خیال ہے ہم جب پرائمری میں تھے یا

مڈل میں تھے ہمارا مقصد کیا تھا ہم نے سمجھنا تھا یا پاس ہونا تھا؟ ہم میں سے کتنے ہیں جو سمجھنے کے لیے پڑھتے تھے؟ سب ایک جیسے تھے (سبحان اللہ)۔ میں سمجھتا تھا یہ میرے اندر بیماری ہے شاید سب کا یہی حال ہے یہی وجہ ہے کہ اگر ہم بچپن سے واللہ میں قسم کھا رہا ہوں کہ یہاں کا جو نظام تعلیم ہے جو سلیبس ہے یہاں کا اتنا مضبوط ہے اگر وہی چیز جو ہم پڑھ رہے ہیں آپ کے سامنے جو ہم فقہ پڑھ رہے ہیں آسان فقہ جو پڑھ رہے ہیں وہ کہاں سے پڑھا رہا ہوں میں؟ میرے بھائی یہ بچے پڑھ رہے ہیں!

آسان فقہ کا جو درس ہم نے شروع کیا ہے کلاس 7 سے لے کر 12 تک آپ کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الزکوۃ، کتاب الصیام، کتاب الحج، کتاب البیوع، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الفرائض میرے بھائی چھ سالوں میں آپ فقیہ بن جاتے ہیں۔ ہمیں کچھ یاد ہے؟ آپ کسی بھی اسٹوڈنٹ سے پوچھ لیں اس کو یاد ہوتا ہے؟ فرق ہے کہ جب آپ پاس ہونے کے لیے پڑھتے ہیں والدین کو خوش کرنے کے لیے پڑھتے ہیں اور جب آپ علم حاصل کرتے ہیں اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لیے اپنی زندگی سنوارنے کے لیے، اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کے لیے، کامیابی حاصل کرنے کے لیے دنیا اور آخرت کی تو زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

غلطی تب ہوتی ہے جب ہماری بنیاد کمزور ہوتی ہے اور جتنی بنیاد کمزور ہوتی ہے اتنی ہی بڑی اور سنگین غلطی ہوتی ہے اور جب میں گزارش کرتا ہوں، واللہ! میری دلی گزارش ہے کہ جو بھی ساتھی دعوت کا کام کر رہے ہیں چاہے انفرادی طور پر چاہے اجتماعی طور پر اللہ کے لیے علم پہلے ہے اپنی بنیاد مضبوط کرو علم کی بنیاد پر دعوت دو اور علم کی ابتداء کلمہ توحید سے اور صحیح عقیدے سے ہوتی ہے، اس کی انتہاء جہاں پر آپ لے جانا چاہیں آپ کی مرضی ہے لیکن ابتداء یہ ہے اور واللہ بنیاد عقل نہیں ہے، بنیاد لغت نہیں ہے، بنیاد فلسفہ نہیں ہے، بنیاد منطق نہیں ہے، بنیاد خواب نہیں ہے، بنیاد کشف ذوق وجد نہیں ہے بنیاد ہے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فہم سلف صالحین ہیں، ذرا اس راستے کو اپنا کر تو دیکھیں۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہمارے علماء معصوم ہو چکے ہیں نہیں! غلطی ان سے بھی ہوتی ہے لیکن ذرا کمپیئر

(compare) تو کریں غلطیاں۔ کسی سے سبق لسانی ہو جاتی ہے، کسی سے لغت میں غلطی ہوتی ہے، کسی سے مصطلح الحدیث میں غلطی ہو جاتی ہے ان مسائل میں غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن عقیدے کی غلطی دکھائیں نا ذرا، منہج کی غلطی ذرا دکھائیں نا کہیں پر۔ تو فرق ہے کہ نہیں؟

قیامت کے دن مجھ سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا یا آپ سے نہیں کیا جائے گا کہ آپ نے لغت میں غلطی کی ہے آپ نے فاعل کو مفعول کیوں بنایا؟ ہاں اگر قرآن مجید کے مفہوم کو تبدیل کیا ہے تو وہ الگ بات ہے یا حدیث کے مفہوم کو تبدیل کیا ہے یہ تو نصوص ہیں یہ تو تبدیلی جائز نہیں ہے شرعاً چاہے لغت کی غلطی ہو چاہے آپ نے معنی کی تبدیلی کی ہو تو یہ غلطی تو غلطی ہے لیکن میں بات کر رہا ہوں عربی گرامر کے درس میں اگر فاعل کو مفعول یا مفعول کو فاعل بنا دیا غلطی ہو گئی ہے سبق لسانی ہو گئی ہے اس میں کیا مسئلہ ہے جب کہ قرآن مجید کی آیت کا صحیح معنی بیان کیا ہے اور جو حدیث ہے اس کا معنی بھی صحیح بیان کیا ہے، عربی لغت یا پرونائونسیشن (pronunciation) میں غلطی ہوئی ہے یا اعراب میں غلطی ہوئی ہے یا زیر زبر میں غلطی ہوئی ہے جب کہ قرآن اور سنت کے نصوص میں وہ غلطی نہیں ہوئی ہے معنی میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے تو اس میں کیا مشکل ہے؟! (سبحان اللہ)، لیکن ہمارے علماء سے، طلاب علم سے ہمیں ایک غلطی کو دکھائیں کہاں پر انہوں نے عقیدے میں غلطی کی ہے کہاں پر انہوں نے منہج میں غلطی کی ہے۔ کیوں نہیں ہوتی؟ کیونکہ بنیاد مضبوط ہے اور بنیاد عصمت پر قائم ہے بنیاد معصوم ہے۔ کیوں؟ کیونکہ قرآن ہے (وحی ہے معصوم ہے)، صحیح حدیث ہے (وحی ہے معصوم ہے)، اجماع ہے (وحی ہے معصوم ہے)۔ اس لیے جو فروعی مسائل ہیں ان میں اختلاف ہوا کہ نہ ہوا؟ اختلاف ہوا کیونکہ ان میں اختلاف کی گنجائش ہے کیونکہ سلف کا بھی اختلاف ہوا ہے لیکن اصولی مسائل میں کہاں پر اختلاف ہوا ذرا دکھائیں نا؟! (سبحان اللہ)۔

تو یہ بنیادی فرق ہے دونوں میں (اہل سنت والجماعت کے منہج میں اور اہل بدعت و خرافات کے منہج میں) اور یہ قاعدہ بالکل واضح ہے اسی پر دین کا دار و مدار ہے علم نافع اور عمل صالح پر اور اس کی دلیل شیخ صاحب نے بیان نہیں کی ہے اس

کی دلیل اس آیت کریمہ کے بارے میں شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول تو نقل کیا ہے لیکن آیت بیان نہیں کی میں بیان کر دیتا ہوں یاد کر لیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا﴾ (الفتح:28)۔اور اس سے ملتا جلتا پیغام سورۃ التوبۃ آیت نمبر 33 اور سورۃ الصف آیت نمبر 9 میں بھی موجود ہے اور سورۃ التوبۃ اور سورۃ الصف کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ﴾۔تو آخری الفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "فالهدى العلم النافع ودين الحق العمل الصالح" تو ہدیٰ جو ہدایت ہے وہ علم نافع ہے اور جو دین حق ہے وہ عمل صالح ہے جب یہ دو موجود ہوں تو پھر دنیا اور آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے، جب ان دونوں میں سے ایک کا وجود نہ ہو کسی کی زندگی میں نہ پھر دنیا باقی رہتی ہے اور نہ رہے گی اور نہ ہی آخرت باقی رہتی ہے تو دونوں میں ناکامی ان دو چیزوں کی غلطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

میرا ایک سوال ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ دین کا دارومدار ان دو چیزوں پر ہے علم نافع عمل صالح ہے اور دلیل میں نے آیت کریمہ بھی بیان کر دی ہے کیونکہ شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے ہر قاعدے کی دلیل بیان کی ہے یہاں پر انہوں نے شیخ الاسلام کا قول نقل کیا ہے لیکن آیت کریمہ کا ذکر نہیں کیا میں نے اس کی وضاحت کر دی ہے علم نافع کی بنیاد یا دین کا دارومدار علم نافع پر کیسے ہے بات دلیل کی ہو رہی ہے؟ سورۃ العصر سے پہلے واضح دلیل ہے آیت ہے۔سوال یہ ہے کہ شیخ صاحب فرماتے ہیں منہج السلف میں یہ قاعدہ ہے کہ دین کا دارومدار علم نافع اور عمل صالح پر ہے تو میرا یہ سوال ہے دلیل تو میں نے بیان کر دی ہے اس آیت کریمہ میں اور بھی دلائل ہیں کیونکہ شیخ صاحب نے ہدایت اور دین حق کی بات کی ہے ہدیٰ اور دین حق کی بات کی ہے ہدیٰ علم نافع ہے، دین حق عمل صالح ہے تو اس بنیاد پر یہ آیت کریمہ دلیل بن جاتی ہے میرا سوال یہ ہے کہ کس طریقے سے دین کا دارومدار علم نافع پر قائم ہے؟ العصر کی بات انہوں نے کی

ہے اس سے پہلے سورۃ العلق ﴿اِقۡرَاۡ﴾ (العلق:1) بھی سب سے پہلی وحی ہے۔دین کی بنیاد کیا ہے؟کلمہ توحید ہے۔ کلمہ توحید سے پہلے کیا ہے؟﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد:19)۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کیا باب باندھتے ہیں؟"باب العلم قبل القول والعمل" سبحان اللہ،علم ہے عمل بھی ہے۔علم کیا ہے؟جاننا لاالٰہ الا اللہ کا۔عمل کیا ہے؟﴿وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ﴾،عمل بعد میں ہے پہلے علم ہے پھر عمل ممکن ہے نا،استغفار عمل ہے،لاالٰہ الا اللہ علم ہے۔تو امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے کیسے مسئلے کو سمجھا ہے سبحان اللہ ﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ﴾۔

امام بخاری فرماتے ہیں (رحمۃ اللہ علیہ) "باب" ایک باب باندھا ہے صحیح بخاری میں کیا باب باندھا ہے؟"العلم قبل القول والعمل" (علم قول اور عمل سے پہلے ہے)۔آپ کہنا چاہتے ہیں لاالٰہ الا اللہ تو اسے پہلے سمجھیں پہلے علم حاصل کریں کہ آپ کہہ کیا رہے ہیں آپ جو کہہ رہے ہیں اس کا علم آپ کو ہونا چاہیے،علم ہو گیا پھر عمل ہے اور کلمہ توحید پر عمل کرنے میں سے جو اعمال ہیں استغفار بھی ہے۔جب آپ کہتے ہیں استغفر اللہ،استغفر اللہ،استغفر اللہ،تو آپ یہ عمل کر رہے ہیں۔اور کلمہ توحید کی تکمیل ہو رہی ہے کہ نہیں ہو رہی جو استغفار ہے کلمہ توحید سے جدا ہے کیا؟!

ایک اور سوال کرتے ہم یہ کہتے ہیں کہ ایمان جو ہے تین چیزوں کا مجموعہ ہے "قول باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالأركان، يزيد بالطاعة، وينقص بالعصيان" زیادہ بھی ہوتا ہے کم بھی ہوتا ہے لیکن یہ تین چیزیں جو ہیں کہ زبان کا قول ہے دل سے یقین ہے اور جسم سے عمل ہے کوئی شخص مجھے بتا سکتا ہے جب ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کی بنیاد کلمہ توحید ہے (توحید ہے نا توحید کی تینوں قسمیں ہیں) اور توحید ایمان کی بنیاد ہے مترادف بھی ہے اور بنیاد بھی ہے تو پھر کیا کلمہ توحید بھی ایمان کے اس اعتبار سے مترادف ہے کہ نہیں کہ اس میں تین چیزیں موجود ہیں؟ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے کیا کلمہ توحید بھی تین چیزوں کا مجموعہ ہے؟کلمہ توحید کو الگ بیان کیا گیا ہے نا کہ ایمان کے ساٹھ یا ستر سے زیادہ شعبے

ہیں حصے ہیں بلند ہے "قَوْلُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" آخر تک، اس حدیث میں تو کلمہ توحید کو حصہ بتایا گیا ہے۔ کلمہ توحید کی وہ کون سی چیز ہے جس میں تینوں چیزیں ہمیں ملتی ہیں؟ کلمہ توحید کی شرطیں ہیں آٹھ آٹھ شرطیں کلمہ توحید میں یہ تینوں چیزیں ہیں کہ نہیں؟ "قول باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالأركان" ہے کہ نہیں ہے؟ شروط ایک، لاإلہ إلا اللہ دو سرا دو لفظ ہیں کہ نہیں؟ کلمہ توحید کی شرطوں میں تینوں ہیں آیئے دیکھتے ہیں کیسے تینوں ہیں:

علم ہے، یقین ہے، اخلاص ہے، محبت ہے، سچائی ہے، قبول ہے، انقیاد ہے، کفر بالطاغوت ہے آٹھ شرطیں ہیں آیئے گنتے ہیں۔ اس میں زبان کہاں پر ہے زبان سے ماننا؟ قبول: زبان سے قبول ہوتا ہے۔ عمل کہاں پر ہے؟ انقیاد اور کفر بالطاغوت، اور باقی دل سے ہیں (زبان سے بھی ہوتا ہے لیکن بنیادی طور پر دل سے ہے)۔ تو تین چیزیں ہوئیں کہ نہ ہوئیں؟ اسی لیے جو بنیاد ہے دین اسلام کی وہ ایمان ہی ہے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کی بنیاد توحید ہے اور ایمان جب ہم کہتے ہیں تین چیزوں کا مجموعہ ہے تو کلمہ توحید بھی ان ہی تین چیزوں پر قائم ہے (الحمد للہ)۔

اور پھر سورۃ العصر کی بھی آپ نے بات کی ہے وہ بھی بالکل ٹھیک ہے۔ ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ پھر سورۃ العصر میں بھی ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ خسارے سے بچنے کے لیے چار چیزوں کا ہونا لازمی ہے۔ سب سے پہلے کیا ہے؟ ﴿الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (العصر: 3)۔ اور ایمان بغیر علم کے ممکن نہیں ہے۔ کس نے کہا ہے؟ کیوں کہ ایمان کی بنیاد ہے توحید اور توحید کی بنیاد ہے علم؟ ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ سے ہم پہنچے ہیں ایمان سے توحید کی طرف توحید سے پھر علم کی طرف تو ایمان علم کے مترادف ہے ایمان بغیر علم کے ممکن نہیں ہے۔ کوئی پوچھے کس نے کہا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہاں پر؟ ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾۔ ہم بات ایمان کی کر رہے ہیں تو لاإلہ إلا اللہ کہاں پر آ گیا؟ بنیاد ہے ایمان کی۔

ایمان کے چھ ارکان ہیں ناسب سے پہلا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان بغیر کلمے کے ممکن ہے؟ نہیں۔ تو پھر! تو ایمان کی بنیاد ہے ارکان ایمان ہے ارکان ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے، اللہ تعالیٰ پر ایمان کی بنیاد توحید ہے اور توحید کی بنیاد علم ہے۔ واضح ہوئی بات کہ نہ ہوئی؟ (الحمد للہ)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (27: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔